گیلانی رحمہ اللہ اردو کے ممتاز شاعر اور ادیب تھے۔انھیں اپنی دینی وقومی زندگی میں ان بزرگوں کو قریب سے دیکھنے وسننے کے مواقع نصیب ہوئے۔ انھوں نے ان اکابر کے واقعات ومشاہدات کو صفحۂ قرطاس پر منتقل کیا۔سید امین گیلانیؒ کے بقول: ''اس کتاب میں، مَیں نے بزرگوں کے کچھ خاص واقعات، کچھ ایسے فرمودات کہ جن میں کوئی اہم پہلو، نیز کچھ علمی نکات، کچھ عملی کمالات، بعض کشف اور کرامتیں درج کی ہیں۔ کچھ باتیں میرے ذاتی علم ومشاہدہ کی۔ باقی واقعات دوسرے ثقہ بزرگوں اور دوستوں سے حاصل کیے ہیں۔(ص:۳۷)

اکابرِ اُمّت کی زندگیاں نہ صرف اپنے دور بلکہ آنے والے زمانوں کے لیے بھی مشعلِ راہ ہوتی ہیں، جن کی روشنی میں اصلاح، تربیت اور تزکیہ کے مراحل بہ آسانی طے کیے جاسکتے ہیں، کیونکہ باعمل شخصیات کی حیاتِ مبارکہ اور اُن کے فرمودات دل ودماغ پر گہرے نقوش مرتسم کرتے اور عبادت ومعاملات کو اُسوۂ نبوی کے مطابق ڈھالنے کی فکر وترغیب پیدا کرتے ہیں۔جن سے معاشروں میں صالح تدیُّن کی فضا جنم لیتی ہے۔زبوں حالی اور فکری گمراہیوں کے اس نازک دور میں بزرگانِ دین کے روشن تذکروں اور قابلِ تقلید واقعات کی تابندگی سے قلوب واذہان اور فکر ونظر کے تاریک دریچوں کو اُجالا جاسکتا ہے۔امت کی علمی وعملی تاریخ میں اکابرِ اسلاف کے تذکروں اور ملفوظات کی جمع آوری اور نشر واشاعت کی ایک مسلسل ومستقل روایت ہمیشہ رہی ہے۔ ہر زمانے میں اہلِ علم وعمل نے اکابر اولین کے سوانح حیات اور افکار کے مجموعوں کو اپنی زندگیوں کو روشن وبابرکت کرنے کا اہم ذریعہ سمجھا ہے، اور اپنے زمانوں کے اعاظم اہلِ علم وعمل کے احوال وافکار کو جمع کرنے کی سعی کی ہے۔

''ہمارے عہد کے چند علماءِ حق'' وقت کی ضرورت ہے۔ایسی کتابوں کی مسلسل اشاعت سے اپنے اکابر کی یادوں کو زندہ رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے احوال وحیات کو تعمیری واصلاحی رُخ پر قائم رکھا جاسکتا ہے۔یہی مؤلف وناشر کا حقیقی مقصود ہے۔

نام کتاب: مولانا نذیر احمد تونسویؒ (حیات وخدمات) مرتب: قاری فاروق احمد تونسوی ضخامت: ۴۰۴ صفحات
قیمت: درج نہیں ناشر: عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت، حضوری باغ روڈ ملتان مبصر: صبیح ہمدانی

مولانا نذیر احمد تونسویؒ ایک بہترین مناظر، متبحر عالمِ دین اور مجلس تحفظِ ختمِ نبوّت کراچی کے متحرک رہنما تھے۔ کراچی جیسے عروس البلاد شہر میں ان کا زہد وتقوی اور ختمِ نبوّت کی مقدّس محنت کے ساتھ ان کی دلی وابستگی کے خوب صورت مظاہر ان کی داستانِ حیات کے سرعنوان تھے۔ان کے اسی تحرّک اور محنت کوشی نے دشمنانِ دین کی نظر میں ان کے وجود کو کھٹکتا ہوا کانٹا بنا دیا تھا۔ چنانچہ اعدائے اسلام کے بزدل گروہوں کو اپنی عافیت اسی میں نظر آئی کہ وہ مولانا نذیر احمد تونسوی مرحوم ومغفور کا استدلال ومکالمہ کے میدان میں مقابلہ کرنے سے بھاگ جائیں اور مولانا کو شہادت کی مقدس وادی کا رہرو بنا دیں۔ شہادت تو اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے، جو صرف اس اعزاز کے لائق رجالِ کار کے لیے مخصوص ہے۔مگر قاتلوں کے ٹولے نے کیا حاصل کیا؟ مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت نے ختم نبوت کے مقدّس کام کو ختم تو نہیں کیا بلکہ آگے ہی بڑھایا۔اسی سے